سوال

(527) پیوند کاری کےلئے خنزیر کے اعضاء کا استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی مجبوری کی بناء پر انسانی جسم کی پیوند کاری کےلئے خنزیر کے اعضاء استعمال کئے جاسکتے ہیں، کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خنزیر بہت بُری اور گندی طبیعت کا حامل جانور ہے، اس کے بدن میں تمام جہان کی بیماریاں اور نجاستیں ہیں جو کسی بھی طرح کی صفائی سے دور نہیں ہو سکتیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دیا ہے بلکہ قرآن کریم نے اسے ''رجس'' سے تعبیر کیا ہے اور یہ ایک ایسا جامع کلمہ ہے جس کے اندر گندگی، نجاست، اذیت اور ضرر رسانی کا ہر مفہوم شامل ہے۔ بوقت ضرورت انسانی جسم کی پیوند کاری کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ کی ناک دورِ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دوران کٹ گئی تھی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگوائی لیکن وہ جسم کے موافق نہ آئی اور اس میں تعفن پڑگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کی اجازت دے دی۔[1]

لیکن پیوند کاری کےلئے خنزیر کے کسی عضو کو استعمال کرنا کس طرح بھی درست نہیں کیونکہ یہ حرام اور نجس ہے اور شریعت نے اسے انسان کی فلاح و بہبود کےلئے ہی حرام کیا ہے۔ یہ حرام اشیاء کبھی تو جسمانی طور پر انسان کےلئے ضرر رساں ہوتی ہیں اور کبھی اس کے اخلاق و کردار کو تباہ کر دیتی ہیں، اگرچہ ظاہری طور پر ان میں کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے تاہم ان میں نقصان کا پہلو بہر صورت غالب رہتا ہے، بعض اوقات ہماری ظاہر بین آنکھیں اس نقصان کے ادراک سے قاصر رہتی ہیں۔

خنزیر ناپاک اور نجس ہونے کی بنا پر سراسر نقصان دہ اور ضرر رساں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی بھی پہلو سے فائدہ نہیں رکھا۔ قرآن مجید میں اگرچہ اس کے گوشت کا ذکر ہے تاہم اس کے بال، ہڈیاں اور پوست وپٹھے وغیرہ سب حرام اور نجس ہیں، اس لئے ہمارے رجحان کے مطابق اس کے جسم کا کوئی حصہ بھی انسانی جسم کےلئے بطور پیوند کاری استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] نسائی، الزینة: ۵۱۶۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:458

محدث فتویٰ